احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 21 اکتوبر 2002ء

عبادت کے بغیر کوئی دین نہیں

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ وفد ثقیف جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا انہوں نے اسلام لانے کیلئے یہ شرط عائد کی کہ انہیں نماز سے رخصت دی جائے۔ حضورؐ نے فرمایا جس دین میں عبادت نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب خبر الطائف حدیث نمبر 2631)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

جس نماز میں تضرع نہیں۔ خداتعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خداتعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خداتعالیٰ کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (الماعون:5'6)

لعنت ہے ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے جس میں مزا آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

(۔) (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خداتعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 45)

انفاق فی سبیل اللہ کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ 25 اکتوبر 1968ء تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خرچ کیلئے اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم ان رستوں کو فراخ اور کشادہ رکھو تا تم بھی بشاشت سے ان کے اوپر چلتے چلے جاؤ اور جو باہر سے آکر (دین حق) میں داخل ہونے والے ہیں ان کے دلوں میں بھی کوئی تنگی پیدا نہ ہو۔ ان کی تربیت کی جائے اور بتایا جائے کہ یہ وہ راستہ ہے جو خدا تک لے جاتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان خدا کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر خدا پانے کے بعد وہ چیز مل جاتی ہے جو انسان کی ترقی کا موجب اور اس کی لذت اور سرور کا باعث بنتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تمہیں اس خرچ کیلئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو۔ تمہیں صرف ''انفاق'' کیلئے نہیں بلایا جاتا۔ تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے پیش کرو تا انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب رب تک پہنچا دیں۔

(الفضل 2 نومبر 1968ء)

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

نئے پودوں کی ورائٹی

گلشن احمد نرسری ربوہ میں درج ذیل پودوں کی ورائٹی دستیاب ہے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(1) پھل دار پودے کنو، انجیر، آڑو، مسمی اور چائنی لیموں وغیرہ۔ (2) موسمی پنیریاں، گیندا، جعفری اور ڈیلیا وغیرہ (3) انگلش کٹ گلاب، بار گلاب، ٹیوب روز، گلاب کے پھول کی پتی اور گجرے وغیرہ گلشن احمد نرسری میں سستے داموں دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1945ء ①

3 جنوری — حضرت بابو محمد رشید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

5 جنوری — حضور نے تحریک فرمائی کہ ہر احمدی خاندان اپنے لئے لازمی کرلے کہ وہ کسی ایک فرد کو خدمت دین کے لئے وقف کرے گا۔

6 جنوری — حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کو پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل کا سال 45ء، 46ء کے لئے ممبر منتخب کرلیا گیا۔ تمام انٹرمیڈیٹ کالجوں کے پرنسپل صاحبان نے متفقہ طور پر آپ کا انتخاب کیا۔

8 جنوری — حضرت میاں محمد وارث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)

12 جنوری — حضور نے خطبہ جمعہ میں ہندوستان کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انگلستان اور ہندوستان کو صلح کی دعوت دی۔ اس کا انگریزی ترجمہ لندن مشن نے شائع کیا۔

13 جنوری — حضرت میاں غلام محمد صاحب بٹالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

جنوری — حضور نے آٹھ اضلاع میں امراء اضلاع مقرر فرمائے۔ یہ اس طرح کی اولین تقرریاں تھیں۔ اضلاع یہ تھے ہوشیارپور، سرگودھا، فیروزپور، جالندھر، گجرات، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ملتان۔

15 جنوری — خالصہ کالج امرتسر میں احمدی مربیان کی تقاریر

17 جنوری — حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء) آپ صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹر بھی رہے۔

18 جنوری — حضور کے ارشاد پر تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ریسرچ سوسائٹی قائم کی گئی جس کا مقصد اساتذہ وطلبہ میں تحقیق کا شوق پیدا کرنا تھا۔

28 جنوری — بدھوں کے جلسہ ست دھرم سمیلن کانپور میں احمدی مربی کی تقریر۔

جنوری — خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مرکزی خبرنامہ ''الطارق'' کا اجرا ہوا۔ مگر یہ سلسلہ 5 نمبروں کے بعد بند ہو گیا۔

جنوری — جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ کی جنرل کانفرنس اور ایسی ام کی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

یکم فروری — حضور نے 22 واقفین کو بیرونی ممالک میں بھجوانے اور 9 واقفین کو مختلف دینی علوم میں تخصص کرانے کے لئے منتخب فرمایا۔

فروری — پنجاب حج کمیٹی نے اپنے ممبروں میں جماعت احمدیہ قادیان کے نمائندہ کے طور پر حضرت مولوی فرزند علی صاحب کو شامل کیا۔

9 فروری — نیشنل کالج لاہور میں سکھ مسلم اتحاد پر گیانی واحد حسین صاحب کا لیکچر۔

10 فروری — حضرت نواب محمد علی خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 19 نومبر 1890ء) آپ حضرت مسیح موعود کے داماد اور الہام مسیح موعود کے مطابق ''حجۃ اللہ'' تھے۔

14 فروری — حضور نے بیرون ہند کے جملہ مدارس اور مشنز تحریک جدید کے سپرد کردیئے۔

17 فروری — حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس لندن میں ہندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ 17 فروری کو افتتاحی اجلاس میں آپ نے ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک زبردست خطاب فرمایا جسے انگلستان اور ہندوستان کے پریس میں بے حد شہرت ملی۔ اسی دن عشائیہ کی ایک خصوصی سرکاری تقریب میں بھی اپنے موقف کی حمایت میں موثر تقریر فرمائی۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(51)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

جہاں پہنچنا تھا پہنچ گئے

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی سیدنا حضرت مسیح موعود سے تقریباً 5 سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ پچیس سال کی عمر میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دہلی تشریف لے گئے اور سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے علم حدیث حاصل کیا۔ اسی طرح تفسیر فقہ اور نحو وغیرہ دینی علوم میں دسترس حاصل کی۔ طب یونانی میں خاص مہارت پیدا کی اور 1865ء میں وطن واپس آ کر تحریک اہلحدیث کے پرجوش کارکن کے طور پر کام کرتے رہے آپ کے ذریعہ سے وہاں متعدد اہلحدیث جماعتیں قائم ہوئیں۔ چونکہ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ پشتو اور پنجابی میں بلاتکلف گفتگو کرسکتے تھے۔ اس لئے آپ سے ملنے اور استفادہ کرنے والوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ زبان میں بڑا اثر تھا۔ اور ماہر طبیب ہونے کی وجہ سے لوگوں میں خاص عزت تھی۔ جس سے ان کے کاروبار پر بھی عمدہ اثر پڑا۔ اور مالی حالت خاصی ترقی کر گئی۔ دور دور سے شاگرد استفادہ کرنے کے لئے آتے تھے۔ بالخصوص علم حدیث میں آپ نے کئی نامور شاگرد پیدا کیے۔ جن میں حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد عرفان صاحب ڈونگا گلی (مری) مولوی حشمت علی صاحب راجوری۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال اور مولوی محمد قاری صاحب جہلمی اپنے علاقہ میں حدیث کے علماء سمجھے جاتے تھے۔

لیکن ظاہری علم آپ کو متکبر اور ظاہر پرست نہ بنا سکا۔ بلکہ باطنی ترقی کے لئے آپ کی پیاس بڑھتی رہی اور آپ روحانی استفادہ کے لئے پہلے باولی شریف کے بزرگ مولوی حیات گل صاحب و مولوی غلام رسول صاحب کے پاس ٹھہرے۔ پھر کئی سال حضرت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کی صحبت سے فیض اٹھایا۔ بعد ازاں حضرت پیر صاحب کوٹھہ شریف کی مریدی اختیار کی۔ لیکن آپ کی روحانی تسکین نہ ہوئی بلکہ سرگردانی اور بے چینی بڑھتی ہی گئی۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ شائع کی تو اسے پڑھ کر حضور کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ آپ کے ایک شاگرد مولوی مہر الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب نے انہیں بتایا کہ براہین احمدیہ پڑھنے کے بعد ان کو خیال پیدا ہوا کہ یہ شخص آئندہ کچھ بننے والا ہے۔ اس لئے اسے دیکھنا چاہئے۔ اس ارادہ سے وہ 1886ء میں قادیان پہنچے مگر سیدنا حضرت مسیح موعود ان دنوں ہوشیار پور میں مقیم تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے ہوشیار پور کا رخ کیا۔ اور بڑی کوشش کے بعد آپ کی رہائش گاہ کا پتہ لگایا۔ دروازہ پر جا کر دستک دی اور خادم کے ذریعہ اپنے نام اور مقصد سے متعلق اطلاع بھجوائی۔ جب خادم اندر گیا تو اسی وقت حضرت مولوی صاحب کو فارسی میں الہام ہوا کہ جہاں آپ نے پہنچنا تھا پہنچ گئے ہیں۔ اب یہاں سے مت ہٹیں۔ خادم نے واپس آ کر معذرت کی کہ اس وقت ملاقات کی فرصت نہیں۔ اس لئے پھر کسی وقت تشریف لائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے خادم سے کہا کہ میرا گھر دور ہے۔ اس لئے فرصت کے انتظار میں یہیں دروازہ پر بیٹھتا ہوں۔ خادم پھر اندر گیا اور حضور کو مولوی صاحب کے جواب سے مطلع کیا۔ اسی وقت حضور کو عربی میں الہام ہوا جس کا مطلب یہ تھا کہ مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ جس پر حضور نے خادم کو جلدی سے دروازہ کھول کر مہمان کو اندر لے آنے کا حکم دیا۔ جب حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھے بھی الہام ہوا تھا کہ یہاں سے مت ہٹیں۔ جہاں پہنچنا تھا آپ پہنچ گئے ہیں۔

(ماہنامہ انصاراللہ فروری 74ء)

چند دن وہاں رہ کر حضرت مولوی صاحب حضور کے حالات کا مشاہدہ کرتے رہے۔ اور بیعت کی درخواست کی مگر حضور نے فرمایا ابھی مجھے بیعت کا حکم نہیں ملا۔ 1892ء میں آپ نے باقاعدہ بیعت کرلی۔ 1905ء میں ان کی وفات پر حضور نے فرمایا ''ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا اور ہمارے ساتھ ایک خاص مناسبت رکھتے تھے''۔

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

روحانی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے طبی دنیا کے لئے رہنما اصول

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں - حکمت ایمانیاں راہم بخواں (مولانا رومؒ)

چشم بصیرت سے مطالعہ

سیدنا وامامنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (1835ء-1908ء) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں "علم الادیان" پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا وہاں "علم الابدان" یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات و مشاہدات کے بعد دنیائے طب کے لئے ایسے بیش قیمت رہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہو سکتے ہیں اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ آج تک طب اور میڈیکل سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر ان پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے- حالانکہ اس مایہ ناز علم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم ادیان کے بعد دوسرا درجہ بخشا ہے اور جیسا کہ آپ کے احقر الغلمان حضرت بانی جماعت نے بھی یہ حقیقت واضح فرمائی ہے کہ "صحت عمدہ شئی ہے تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہے صحت نہ ہو تو عمر ضائع ہو جاتی ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 244)

علاج اور توکل میں ہم آہنگی

قبل اس کے کہ دائمی شان کے حامل ان طبی اصولوں کو سپرد قرطاس کیا جائے حضرت اقدس ہی کے پیش فرمودہ دو بنیادی حقائق کا حرز جان بنانا از بس ضروری ہے وجہ یہ ہے کہ ان سب اصولوں کی روح رواں یہی دو حقائق ہیں-

اول یہ کہ علاج اور توکل میں ہرگز کوئی تضاد نہیں چنانچہ فرماتے ہیں:-

"پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود کس قدر متوکل تھے مگر ہمیشہ لوگوں کو دوائیں بتلاتے تھے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 406)

مشہور مستشرق پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن نے "طب العرب" میں اگرچہ یہ اعتراف تو کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ "لکل داء دواء" یعنی ہر مرض کی دوا ہے مگر ساتھ ہی از راہ تعصب یہ بے بنیاد نظریہ بھی وضع کر لیا ہے کہ عام طبی معلومات کے اور بعض دوسرے فنی امور کے علاوہ کتب احادیث سے اور کچھ نہیں ملتا (پہلا لیکچر) حالانکہ یہ واقعہ کے سراسر خلاف ہے اور حق یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ صحاح ستہ میں خدائے حکیم کے مظہر اتم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجوزہ علاج اور ادویہ کے ذکر سے لبریز ہیں بلکہ محدثین عظام نے "کتاب الطب" کے زیر عنوان حضور کی اہم طبی ہدایت کو مستقل ابواب کی صورت میں مزین فرما دیا ہے علاوہ ازیں دوسری صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک مندرجہ ذیل بزرگان سلف نے "طب نبوی" ہی کے نام سے متعدد کتب سپرد قلم فرمائیں-

مثلاً دوسری صدی ہجری میں عبدالملک بن حبیب اندلسی، تیسری صدی کے اواخر میں حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد محمد بن ابوبکر اور محدث ابونعیم اصفہانی نے اسی نام سے مجموعے مرتب کئے- ائمہ اہل بیت میں سے حضرت علی بن موسیٰ رضا اور حضرت امام کاظم نے اسی موضوع پر رسائل مرتب فرمائے ازاں بعد چوتھی صدی میں فتوح الحمیدی، عبدالحق الاشبیلی، حافظ السخاوی اور حبیب نیشاپوری کو اس عظیم خدمت کا اعزاز حاصل ہوا- پھر ساتویں سے نویں صدی ہجری کے دوران ابوجعفر مستغفری، ضیاء الدین المقدسی السید مصطفیٰ، شمس الدین البعلی، کمال بن طرخان ابن قیم، علامہ جلال الدین سیوطی اور عبدالرزاق بن مصطفیٰ الانطا کی جیسے علماء حق کی کاوشیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر دنیا بھر کے لئے پیامبر شفا کا کام دے رہی ہیں بلاشبہ سلسلہ انبیاء میں یہ فیض و برکت بھی کوثر و تسنیم کی طرح صرف شہنشاہ رسالت ہی کا جاری و ساری ہے عہد حاضر میں جناب خالد غزنوی کے قلم سے "طب نبوی اور جدید سائنس" کے زیر عنوان اکتوبر 1987ء میں ایک معلومات افروز اور پر مغز تحقیقی کتاب شائع ہوئی- یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور جنوری 1991ء میں الفیصل اردو بازار لاہور نے اس کا چھٹا ایڈیشن شائع کیا ہے- جناب ڈاکٹر خالد غزنوی اپنی کتاب کی تمہید میں مندرجہ بالا بزرگوں کے لٹریچر کا جامع رنگ میں تذکرہ فرمایا ہے-

شفاء کا آسمانی محکمہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراء محکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 353)

اگر احادیث کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ادعیہ میں اس دائمی صداقت کی نمایاں جھلک ملتی ہے وجہ یہ ہے کہ نہ صرف آنحضور خود یہ دعا اللھم عافنی فی بدنی التزام سے کرتے تھے

(ابو داؤد کتاب الادب) بلکہ بیماروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے چنانچہ ابن ماجہ میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو ھریرہ بیمار ہوئے آنحضرتؐ عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شفا ہے- بخاری شریف میں وہ دعا بھی ریکارڈ ہے جو آنحضورؐ مریضوں کی عیادت کے وقت کرتے تھے یہی نہیں خادم الرسول حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے درخواست بھی کیا کرو کہ وہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں-

(الترغیب والترھب مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "طب نبوی" صفحہ 216 تا 222 از حافظ نذر احمد پرنسپل شبلی کالج - ناشر مسلم اکادمی - علامہ اقبال روڈ لاہور- اشاعت یکم جنوری 1973ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیماریوں کی کثرت کا فلسفہ درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے-:

"اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پرواہ نہ ہو جاوے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 217)

اس ضمن میں مزید ہدایت فرمائی:

"سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا توبہ واستغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے- جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی ہوتی ہے"-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 242 جلد پنجم صفحہ 60)

"ہر ایک مرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے مرض مٹ جاتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص 295)

حضرت اقدس نے اپنے ملفوظات میں خصوصاً بیماری سے شفا کے لئے دعاؤں کی بار بار تحریک فرمائی ہے مثلاً فرماتے ہیں-:

1- "میں بہت دعا کرتا ہوں- دعا ایسی شئی ہے کہ جن امراض کو اطبا اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ ہو سکتا ہے"-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 265)

2- "میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا سے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا- طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے دعا سے راہ کھول دیتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 299)

ایک بار حضرت اقدس نے مسلم اطباء کی نسبت اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مسلمان اطباء میں کیا عمدہ بات ہے کہ نبض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑھا کرے (البقرہ:33 ترجمہ) تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اس کے جو تو نے ہم کو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 281)

"مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی.........نسخہ لکھنے کے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 296)

سبحان اللہ! دین مصطفیٰ نے کس طرح زندگی کے ہر شعبہ میں بے شمار اہل اللہ پیدا کر دئے-

آنحضرتؐ زندہ نبی ہیں اس لئے آپ کے ادنیٰ غلام اور چاکر بھی صدیوں سے ان روحانی اقدار کا پرچم بلند سے بلند تر کرتے چلے آ رہے ہیں- انیسویں صدی کے آخر میں 2 مئی 1898ء کو پورے ملک میں عید مبارک کی مبارک تقریب منائی گئی- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قادیان دارالامان میں شرقی جانب واقع بڑ کے درخت کے نیچے ایک بصیرت افروز خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ-:

"رعایت اسباب ہماری (-) شریعت میں منع نہیں ہے- کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو.........**طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں دوا بھی کریں اور دعا بھی تنہائی میں بہت بہت دعا کریں**"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 165)

ازاں بعد اپنے وصال سے کچھ عرصہ قبل دوبارہ یہ پر زور ہدایت فرمائی کہ

"طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ

کے ہاتھ میں ہے- خداتعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو موثر حقیقی خداتعالیٰ ہی ہے- اسی کے فضل سے سب کچھ ہوسکتا ہے- بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے- بعض اوقات اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے- اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر بڑا احسان کرتا ہے- کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا احسان ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 53-54)

مندرجہ بالا دونوں انقلاب آفریں حقائق کے پر انور آئینہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زبان مبارک سے صحت وشفا سے متعلق چند نہایت اہم اور بیش قیمت اصول سنئے-:

ہر نوع کی طب سے استفادہ کی ضرورت

27 اکتوبر 1907ء کو دہلی میں حضرت اقدس نے طبیہ کالج کے سٹاف اور طلباء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" الحكمة ضالة المومن " حکمت کی بات مومن کی اپنی ہے......... ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے- ہندی' جاپانی' یونانی' انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے......... تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 507-508)

علاج کی پانچ صورتیں

اسی طرح فرمایا:-

" علاج کی چار صورتیں تو عام ہیں دوا سے' غذا سے' عمل سے' پرہیز سے علاج کیا جاتا ہے- ایک پانچویں قسم بھی جس سے سلب امراض ہے وہ توجہ ہے......... دعا بھی توجہ ہی کی ایک قسم ہوتی ہے توجہ کا سلسلہ کڑیوں کی طرح ہوتا ہے جو لوگ حکیم اور ڈاکٹر ہوتے ہیں ان کو اس فن میں مہارت پیدا کرنی چاہئے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 280)

بہت عمدہ پیشہ

فرمایا "تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 334)

مامور وقت کے یہ الفاظ طبیبوں اور ڈاکٹروں کے لئے ایک سنہری سرٹیفکیٹ کا درجہ رکھتے ہیں-

نماز اور وضو کے طبی عجائبات

حضور نے 26 دسمبر 1900ء کو علی گڑھ کالج کے ٹرسٹی نواب عمادالملک فتح نواز جنگ سید مہدی حسین صاحب بار ایٹ لا کو شرف ملاقات بخشا اور انہیں دوران گفتگو یہ زبردست نکتہ بتایا کہ -:

"نماز کا پڑھنا اور وضو کرنا طبی فوائد بھی اپنے اندر رکھتا ہے- اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں...... ......کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے- مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے- دانت مضبوط ہو جاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتا ہے- پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے- ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے......... اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے......... پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 407)

مضر صحت چیزیں مضر ایمان ہیں

حضرت اقدس نے 14 جون 1902ء کی مجلس عرفان میں پان' حقہ' زردہ' تمباکو افیون وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے نہایت حکیمانہ انداز میں بتایا کہ

"عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے- شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

وبائی ایام کے لئے ضروری ہدایات

حضرت اقدس نے 13 جنوری 1903ء کو ظہر کے وقت اپنے نہایت مخلص مرید اور فدائی وشیدائی سید فضل شاہ صاحب سے فرمایا:

"آپ کا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس میں نم بھی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے- آج کل وبائی دن ہیں- رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہاں آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کریں"

(ملفوظات جلد دوم ص 690)

صفائی سنت نبوی

قبل ازیں 15 دسمبر 1902ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کی نسبت بھی دریافت کر کے یہ حکم دیا کہ -:

"اس کے مالکوں کو کہو روشن دان نکال دیں اور آج کل گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہئے- کپڑوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہئے آج کل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی رکھنا تو سنت ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 576)

تداخل طعام بیماری کا موجب

24 دسمبر 1901ء کو آپ نے ایک آسٹریلوی سیاح عبدالحق صاحب سے دوران گفتگو فرمایا:

"تداخل طعام درست نہیں ہے یعنی ایک کھانا کھایا پھر کچھ اور کھا لیا پھر کچھ اور- اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ سوء ہضم ہو کر ہیضہ یا قے یا کسی اور بیماری کی نوبت آجائے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 81)

ورزش جسمانی

حضور انور نے 18 ستمبر 1907ء کو بوقت سیر فرمایا:-

"حکیم لکھتے ہیں کہ ریاضت بدنی ادویہ کی مشق سے بہتر ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 290)

درازی عمر کا قرآنی نسخہ

آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک خصوصی ارشاد مبارک (جسے طب روحانی کا شاہکار کہنا چاہئے) ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے- حضور نے 14 جون 1902ء کو ارشاد فرمایا کہ

"ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو......... قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے......... (الرعد:18) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے......... ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے تا عمر دراز ہو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 221)

حضرت اقدس نے ایک موقع پر اس کی مزید وضاحت ان الفاظ میں فرمائی کہ -:

"انسان کو لازم ہے کہ وہ "خير الناس من ينفع الناس" بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے- جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 353)

ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

بقیہ صفحہ 5

پارلیمنٹ کے کتنے اجلاس ہوئے اور ان میں کتنے قوانین پر بحثیں ہوئیں- یہاں تو ساری کی ساری قانون سازی آرڈیننس کے ذریعے ہوتی رہی-

(روزنامہ پاکستان 11 اگست 2000ء)

غزل

کیا عجب پتھروں سے بچ جاؤ
اور پھر آئینوں سے ٹکراؤ

آج دل کھول کے برس برکھا
بادلو! دامنوں کو پھیلاؤ

مجھ سے دعوے بھی ہیں محبت کے
اور پہلو میں نہ نظر آؤ

دل کا دامن کہ تار تار ہوا
اس کو خود آ کے آپ سی جاؤ

درد کا درد سے کرو چارہ
زخم زخموں سے میرے بھر جاؤ

کہہ رہی ہیں یہ جاگتی آنکھیں
خواب ہو کر ہی تم بکھر جاؤ

آندھیو زور سے اُمڈ آؤ
تیز ہو جاؤ غم کے دریاؤ

ہچکیاں روز درد کرتی ہیں
فاصلو اب سمٹ سمٹ جاؤ

سائے قدموں سے لپٹے دیکھو گے
جس طرف کو بھی تم جدھر جاؤ

احمد منیب

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مغرب کی خواہش

ارشاد احمد حقانی اپنے دورہ امریکہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

اس دورے میں ہونے والی ملاقاتوں سے میرا یہ تاثر مزید پختہ ہوا کہ مغرب کی یہ خواہش بھی ہے کہ عالم اسلام مذہبی روایت پرستی کے چنگل سے بھی آزاد نہ ہونے پائے۔ کمیونزم کے اکابرین ایک خاص مفہوم میں مذہب کو سرمایہ داروں کی طرف سے عوام کے لئے بطور افیون استعمال کرنے کا طعنہ دیتے تھے اور خود بھی مذہب کو ایک افیون ہی سمجھتے تھے اور بزعم خود انسانوں کو مذہب کی افیون سے نجات دلانا چاہتے تھے تاکہ وہ بیدار ہوکر اپنے حقوق کے لئے لڑیں۔ قدیم زمانے سے مغرب کی بھی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان دنیا جدید علوم و ترقیات اور سائنس و ٹیکنالوجی سے دور اور محروم رہے۔ اس سازش کے پیچھے صیہونی ذہن کارفرما رہا ہے۔ یہ سازش آج بھی پورے عروج پر ہے اور لاتعداد طریقوں سے اس کے مقاصد کے حصول کی کوشش جاری ہے۔ مجھے اس حوالے سے براہ راست (فرسٹ ہینڈ) معلومات اس سفر میں حاصل ہوئیں کہ مسلمان معاشروں میں بنیاد پرستی کے بعض بڑے بڑے علمبردار مغرب کی مختلف خفیہ ایجنسیوں کے تنخواہ دار ہیں اور ان کے مقاصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مغرب کے خلاف مسلمانوں میں شدید نفرت پیدا کرتے ہیں۔ مغربی علوم اور ان کے ثمرات کے بارے میں مسلمانوں میں منفی جذبات اور رویوں کو ہوا دیتے ہیں۔ مسلمان عوام سے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہزار بارہ سو سال پر پھیلے ہوئے عمل کے مرتب کردہ فقہی احکامات اور استنباطات میں یکسر مو تبدیلی نہیں کرنی چاہئے اور آج کے دور میں ایک سچا اور خالص اسلامی معاشرہ وہی ہوسکتا ہے جس میں تمام فقہی احکامات جنہیں وہ شریعت کا نام دیتے ہیں ہو بہو نافذ ہوں۔ مغرب کی یہ عین خواہش ہے کہ مسلمان معاشرے عقل، استدلال، منطق اور سائنسی طور طریقوں سے دور رہیں اور ایسے معمولات پر جمے رہیں جن کا دین کی حقیقی اور ازلی اور ابدی تعلیمات سے کوئی براہ راست تعلق نہیں بلکہ جو صدیوں کے فقہی تعامل کا نتیجہ ہیں اور جن کی تخلیق میں ملوک و سلاطین کی خواہشات اور مصلحتوں اور ان کے تابع فرمان فقیہوں و رفتویٰ بازوں نے بھی ایک فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 ستمبر 2002ء)

عصر حاضر میں علما کی ذمہ داریاں

اس عنوان سے حافظ مطیع الرحمان فاروقی لکھتے ہیں:۔

برّاعظم ایشیا کا یہ علاقہ جس کو ہم ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے نام سے جانتے ہیں اس میں مذہبی رجحان انتہائی زیادہ ہے اسی لئے سامراج نے سب سے زیادہ مذہبی منافرت ان ہی علاقوں میں پھیلائی ہے تاکہ یہ مذہب پر لڑتے رہیں اور ہم یہاں اپنا کام تسلی سے کرتے رہیں اور آج تک ایسے ہی ہو رہا ہے۔ دیکھیں ہم کتنے چھوٹے چھوٹے مسائل پر گروپ بندی کرلیتے ہیں دیوبندی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر انگوٹھے نہیں چومنے چاہئیں۔ بریلوی کہتے ہیں کہ چومنے چاہئیں۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ اذان سے قبل صلوٰۃ والسلام نہیں پڑھنا چاہئے۔ بریلوی حضرات پڑھتے ہیں بریلوی حضرات نماز کے بعد بلند آواز میں ذکر کرتے ہیں جب کہ دیوبندی اس کے قائل نہیں ہیں۔ اہلحدیث امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بغیر نماز کو نامکمل تصور کرتے ہیں جبکہ دیوبندی و بریلوی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ اہل حدیث رفع یدین کرتے ہیں اور بریلوی دیوبندی نہیں کرتے۔ مندرجہ بالا اختلافات کی طرح بےشمار ایسے اختلافات ہیں جن پر باقاعدہ جماعتیں وجود میں آچکی ہیں۔ میں نہایت ہی احترام کے ساتھ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے پوچھتا ہوں کہ آپ چند مشترکہ اقدار پر اتفاق کیوں نہیں کرلیتے؟ آپ (علماء) کے اختلاف کی وجہ سے پوری قوم نااتفاقی سے دوچار ہے۔ انبیاء کے وارث ہونے کے ناطے علماء کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایک خاص گروہ طبقہ یا ایک خاص عقیدہ رکھنے والے سے تعلق جوڑلیں اور باقی تمام کو پس پشت ڈال دیں۔ حضورؐ تو کفار سے معاہدات کر رہے ہیں میثاق مدینہ اس کی واضح مثال ہے جب کہ آپ اپنے مسلمان بھائی کو نہیں برداشت کرسکتے صرف اس لئے کہ وہ کلمہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور ہم آہستہ یا وہ سبز پگڑی باندھتا ہے اور ہم سفید۔ پوری قوم ذلت و رسوائی میں مبتلا ہے اور قوم کے رہبر فروعی اختلافات میں مگن ہیں مسلمان مرتد ہوتے جارہے ہیں اور ہم باقی ماندہ کو بھی منتشر کر رہے ہیں، عوام کے سامنے مکمل اسلام کا تعارف نہیں پیش کیا جاتا جس سے عوام میں مایوسی آجاتی ہے۔ اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ یہ ہمارا کیسا مذہب ہے جو ہمارے معاشی سیاسی اور سماجی مسائل کا حل نہیں پیش کرسکتا۔ اگر علماء کرام مکمل دین کے غلبہ کے لئے صدق دل سے کام کریں تو علماء کی پہنچ وہاں تک ہے جہاں حکومت بھی نہیں پہنچ سکتی ہر درجہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کا کسی نہ کسی حوالے سے کسی عالم دین یا کسی مذہبی جماعت سے گہرا تعلق ہے۔ علماء کا اتفاق و اتحاد پوری قوم کی یکجہتی کا سبب بن سکتا ہے۔ آخر میں علماء کرام کی خدمت میں چند مشترک اقدار پیش کرتا ہوں جن پر تمام متفق ہوکر رضائے الٰہی حاصل کرسکتے ہیں۔

1۔ سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ۔

2۔ سامراجی گماشتوں کا قلع قمع کرتے ہوئے بین الاقوامی سامراج کا تعاقب۔

3۔ سودی معیشت کی تباہ کاریوں اور اسلامی معیشت کی افادیت کو اجاگر کرنا۔

4۔ طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ اور علوم دینیہ وعصریہ کو یکجا کرنا۔

5۔ وطن عزیز کو امن و امان کا گہوارہ بنانا اور سماج دشمن عناصر کو بےنقاب کرنا۔

6۔ علماء سوء کی پہچان کرانا جو کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

7۔ کل انسانیت کی فلاح کے لئے تگ و دو کرنا بغیر تفریق کے۔

8۔ فرقہ واریت کو ہوا دینے والے عناصر کی حوصلہ شکنی کرنا۔

9۔ عوام کی شعوری تربیت کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا۔

10۔ اسلام کے جامع تصور حیات کو واضح کرنا۔

11۔ ظلم و ناانصافی کا خاتمہ اور عدل کا قیام۔

یہ مشترک اقدار ہیں جن سے کسی کو اختلاف نہیں، ان اقدار پر تمام مذہبی و اصلاحی و سیاسی طبقات مل کر تگ و دو کرسکتے ہیں۔ جن کا نتیجہ انشاء اللہ عوام کے حق میں ہوگا۔ (روزنامہ اوصاف 16 اکتوبر 2000ء)

رواداری کیوں مفقود ہوگئی

سینیئر صحافی عبداللہ ملک کے انٹرویو سے اقتباس:

رواداری اور امن کے فروغ کے لئے اہل علم و دانش کا جو کردار ہے، کیا ٹیلی ویژن، ڈش کیبل اور کمپیوٹر یہ کردار ادا کرسکتے ہیں، اگر ادا کرسکتے ہیں تو ابھی تک اس ضمن میں خاموش تماشائی کیوں بنے بیٹھے ہیں، جب کہ ملک میں فرقہ واریت کا زہر بدستور بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے؟

ج...... ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ آج رواداری کیوں مفقود ہوگئی ہے، حالانکہ میرے نزدیک ہمارے پورے معاشرہ نے جس طرح سے ترقی کی ہے، اس کی بنیادوں میں عدم رواداری ہے۔ ممکن ہے کہ آپ میری اس بات سے اتفاق نہ کرتے ہوئے لیکن میرے نزدیک اس خطے میں جب ہم نے پاکستان کا مطالبہ شروع کیا تو اس مطالبے نے متحدہ ہندوستان میں ہندو اکثریت کے خوف اور اس کے خلاف نفرت کی کوکھ سے جنم لیا۔ اس لئے نفرت اور خوف یہ دو عناصر ہیں جو ہمارے معاشرے کی بنیاد ہیں۔ آج ہندو نہیں رہا تو ہماری نفرت کا اظہار کبھی قادیانیوں کے خلاف ہوتا ہے، کبھی شیعوں کے خلاف ہوتا ہے، بلکہ بریلوی مکتب کے لوگ دیوبندیوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور کبھی اہل حدیث مکتب فکر کے حامل لوگ بریلویوں اور دیوبندیوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک زمانے میں سوشلسٹوں اور لیفٹسٹوں کے خلاف نفرت کا اظہار ہوتا تھا۔ آج ہماری دینی جماعتیں این جی اوز کے خلاف ڈنڈا لے کر کھڑی ہوگئی ہیں۔

جہاں تک فرقہ واریت کے خاتمے کے حوالے سے اہل علم و دانش کے کردار کا تعلق ہے، میرے خیال میں خود اہل علم و دانش بھی عدم رواداری کا شکار رہے ہیں۔ ایک زمانے میں ترقی پسند ادیبوں اور ادب برائے ادب کے حامیوں کے درمیان زبردست تصادم ہوا کرتا تھا، پھر اس تصادم نے سیاسی اور دینی جماعتوں کی چپقلش کا روپ اختیار کرلیا۔ مثال کے طور پر 1970ء میں پی پی پی نے جب پہلی بار عوامی سطح پر یوم مئی منایا تو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اس کے مقابلے میں یوم شوکت اسلام منانے کا اعلان کیا۔ اس طرح سے شعوری طور پر ہمارے اہل علم نے یوم مئی کو شوکت اسلام کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ اب آپ انہی عالموں اور اہل علم و دانش سے کیسے توقع کرتے ہیں کہ وہ فرقہ واریت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

...... ماضی قریب میں دو مرتبہ محترمہ بینظیر بھٹو اور دو مرتبہ نواز شریف کے جمہوری ادوار میں فرقہ واریت کے حوالے سے جو صورت حال رہی ہے، اس کے تناظر میں جمہوریت کو کیسے اس کا واحد حقیقی علاج قرار دیا جاسکتا ہے؟

ج...... بینظیر بھٹو اور نواز شریف کے دور میں فرقہ واریت کی نوعیت مختلف رہی ہے۔ بینظیر چونکہ ہر وقت مذہبی جماعتوں کے دباؤ میں تھیں، اس لئے ان کو لامحالہ تمام ان عناصر سے اپنے آپ کو وابستہ کرنا پڑتا تھا جو ایک نہ ایک انداز میں سیکولر کہلاتے تھے، چنانچہ بینظیر بھٹو کے دور میں سیکولر بمقابلہ اسلام پسند کا تصادم بھی تو ایک طرح کی فرقہ واریت ہی تھی۔

جب میاں نواز شریف آئے تو پہیہ دوسری طرف گھوم گیا اور میاں شریف، میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کو ڈاکٹر اسرار احمد کی آشیرباد حاصل کرنی پڑی۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ صحیح معنوں میں جمہوری ادوار تھے، درست نہیں ہے۔ اگر میاں نواز شریف کا دور جمہوری دور ہوتا تو ان ہی کی جماعت کے بعض قائدین اب یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک غیر جمہوری دور تھا، بلکہ یہ بھی غور کیجئے کہ ان کے دور میں

باقی صفحہ 4 پر

غلام مصطفیٰ تبسم

گاجر - ایک مفید جڑ

گاجر ایک مفید جڑ ہے- یہ کثرت سے کچی کھائی جاتی ہے اور پکا کر بطور سالن و ترکاری بھی استعمال کی جاتی ہے دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے- اس کا حلوہ، مربہ اور گجریلہ بھی بنایا جاتا ہے- گاجر غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے- یہ بدن کو طاقتور اور موٹا کرتی ہے- رنگ سرخ و سفید کرتی ہے پیشاب آور ہے-

دل کی دھڑکن اور کمزوری کے لئے لاجواب ہے- عام کمزوری کی حالت میں گاجر کا رس دودھ میں ملا کر پینے سے طاقت پیدا ہوتی ہے- دماغی کمزوری میں گاجر کا تازہ رس 10 تولہ مصری شامل کر کے چند روز پینے سے دماغ کے کمزور لوگوں کو اس مرض سے نجات ملے گی- اگر یرقان کی تکلیف ہو تو یہی طریق اپنانے سے خدا کے فضل سے شفاء ہوگی-

گاجریں شہد میں ڈبو کر کھانے سے چند دنوں میں چہرے کا رنگ نکھر آئے گا- جگر کی خرابی میں مریض کا ذرا سے چلنے سے بھی سانس پھول جاتا ہے- جلد نیلی رنگت ہو جاتی ہے- جگر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے- روزانہ تازہ گاجریں جو ہضم ہو جائیں ضرور کھانی چاہئیں- دل کی کمزوری اور پھر خشکی سے دل کی دھڑکن کا مرض ہو جاتا ہے- گاجریں درمیانی چار عدد لے کر بھون لیں- نرم ہو جائیں گی اور ان کو اوپر سے چھیل لیا جائے اور اندر سے گٹھلی نکال کر چینی کی پلیٹ میں رکھ کر رات کو شبنم میں رکھیں صبح اس میں تھوڑی سی چینی اور عرق گلاب ملا کر کھائیں- اس طرح کے مسلسل استعمال سے دل قوی ہو جائے گا دل کی دھڑکن میں بھی مفید ہے-

گاجر قبض رفع کرتی ہے پیشاب آور ہے یہ معدہ اور جگر کو تقویت دیتی ہے- یرقان، بواسیر، دل کی دھڑکن اور اختلاج قلب وغیرہ کی شکایتوں میں بے حد مفید ہے- معدہ کو طاقت دینے کے علاوہ جگر کا سدہ کھولتی ہے- گردے اور مثانے کی پتھری توڑ کر پیشاب کے ذریعہ خارج کرتی ہے گاجروں کا مربہ بھی بہت مفید ہے-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34438 میں آنسہ بیگم زوجہ عبدالشکور احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/18000 روپے 2- طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/24000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ آنسہ بیگم زوجہ عبدالشکور احمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 انیس احمد وصیت نمبر 29592 گواہ شد نمبر 2 عبدالشکور احمد ولد عبدالسلام مرحوم دارالشکر ربوہ۔

مسل نمبر 34439 میں عطیۃ المجید بنت عبدالمجید بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ عطیۃ المجید عبدالمجید بھٹی سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 1 محمد طفیل نسیم ولد دوست محمد سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد ولد محمد نواز چٹھہ سانگلہ ہل

مسل نمبر 34442 میں کشور سمیرا بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-5-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی انگوٹھی وزنی 5 گرام 820 ملی گرام مالیتی -/3200 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ کشور سمیرا بنت بشیر احمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 مصطفیٰ تبسم وصیت نمبر 26224 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار خان وصیت نمبر 19374

مسل نمبر 34443 میں انیلہ خان بنت شیر احمد خان قوم یوسف زئی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ انیلہ خان بنت شیر احمد خان دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد گجر ولد کرم الٰہی دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیر احمد خان ولد علی بہادر خان دارالرحمت شرقی الف ربوہ

مسل نمبر 34444 میں فوزیہ حمیرا بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-7-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی بالیاں وزنی 3 گرام مالیتی -/2565 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ فوزیہ حمیرا بنت بشیر احمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 مصطفیٰ تبسم وصیت نمبر 26224 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار خان وصیت نمبر 19374

مسل نمبر 34446 میں ملک مبارک احمد عابد ولد ملک خلیل احمد عابد قوم اعوان پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ککی نو ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-8-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3460 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ملک مبارک احمد عابد ولد ملک خلیل احمد عابد ککی نو ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر دین فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 34447 میں شاہد محمود بدر ولد محمد ابراہیم شمس قوم ماگھر پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ بہادر شاہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3520 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد شاہد محمود بدر ولد محمد ابراہیم شمس کوٹ بہادر شاہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ شمس ولد امام دین ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 26750

یتا[illegible]ت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دلہیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز واقارب خوش قسمت ہیں جوان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا'' جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول وعرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ ''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروائیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1400 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو ''سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم ندیم احمد باسط صاحب مربی سلسلہ شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت کی خالہ محترمہ سعیدہ غنی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب مورخہ 13۔اکتوبر 2002ء کو بعمر 55 سال جرمنی میں وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 17۔اکتوبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

☼ مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ چکار مظفر آباد لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی محترم نیر محمود صاحب نثار سابق قائد علاقہ جہلم وآزاد کشمیر کو مورخہ 9۔اکتوبر 2002ء کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''محمد احمد'' تجویز ہوا ہے بچہ مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت کالا گوجراں جہلم کا پوتا اور مکرم ناصر مسعود صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ تینوں بیٹے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کے نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم فرحت حیات جگ صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم لطف الرحمٰن صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسلم ججہ صاحب مرحوم 16۔اکتوبر کو ایک حادثہ میں میو ہسپتال لاہور میں بعمر 26 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ 16۔اکتوبر رات گیارہ بجے مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نے گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ میں پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور دیگر عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

محترم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے مورخہ 11۔اکتوبر 2002ء کو بیت المنعم دارالنصر غربی ربوہ میں بعد نماز عصر درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان کیا۔

☼ محترمہ بشریٰ مسعود صاحبہ بنت مکرم زاہد مسعود احمد عاجز صاحب آف کویت حال دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا محمد امین صاحب ابن مکرم مرزا ظہور احمد صاحب دارالنصر غربی الف ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے۔

☼ محترمہ یسریٰ مسعود صاحبہ بنت مکرم زاہد مسعود احمد عاجز صاحب آف کویت حال دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم یاسر زمان صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے۔

☼ محترمہ صائمہ ایوب صاحبہ بنت مکرم محمد ایوب صاحب اسلامیہ پارک لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا محمد احمد صاحب ابن مکرم مرزا ظہور احمد صاحب بعوض حق مہر تیس ہزار روپے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم نصیر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ بلڈ پریشر اور یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

☼ مکرم عبدالمالک صاحب دارالنصر شرقی کی والدہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☼ مکرمہ مبشرہ اسماعیل صاحبہ عقب ہسپتال ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے والد مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب بوجہ پارکینسل اور فالج علیل ہیں۔ گزشتہ چار ماہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار 21-اکتوبر زوال آفتاب : 11-53
سوموار 21-اکتوبر غروب آفتاب : 5-33
منگل 22-اکتوبر طلوع فجر : 4-53
منگل 22-اکتوبر طلوع آفتاب : 6-14

57 جماعتوں میں سے 16 کے امیدوار

کامیاب ہوئے حالیہ انتخابات میں قومی اسمبلی کی 272 نشستوں کیلئے 57 سیاسی جماعتوں میں سے صرف 16 جماعتوں کے امیدوار کامیاب ہوسکے- ان میں سے بھی کچھ پارٹیاں صرف ایک ایک سیٹ ہی حاصل کر سکیں جبکہ 41 جماعتیں ایک سیٹ بھی حاصل نہ کرسکیں- قومی اسمبلی کی نشستوں کیلئے 57 سیاسی جماعتوں کے 1370-امیدوار میدان میں تھے جبکہ 700-آزاد امیدواران کے علاوہ تھے-

اقتدار کی منتقلی کا وعدہ نبھاؤں گا گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ان کے نومنتخب مجوزہ پنجاب حکومت کے ساتھ اختلافات نہیں ہونگے کیونکہ پاور شیئرنگ کی بجائے اقتدار کی منتقلی کا وعدہ نبھاؤں گا-

انتخابی اخراجات کے گوشوارے قومی وصوبائی اسمبلی کے کامیاب اور ناکام امیدواروں کی طرف سے ریٹرننگ افسروں کے پاس انتخابی اخراجات کے گوشوارے جمع کرادیئے گئے ہیں-

صوبوں کا اختیار وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ نے پراسیکیوشن سروسز آرڈی نینس کی منظوری دے دی ہے- اس کے تحت صوبے پراسیکیوٹر جنرل کے علیحدہ ادارے قائم کرسکیں گے جو اپنے ضلعوں اور اعلیٰ عدالتوں میں فوجداری نوعیت کے مقدمات کی پیروی کریں گے-

پنجاب میں خواتین کی نشستوں کی تقسیم

خواتین کی مخصوص نشستوں کے مجوزہ طریقہ کار اور ابتدائی انتخابی نتائج کے مطابق مسلم لیگ (ق) کو پنجاب اسمبلی میں خواتین کی 29' پیپلز پارٹی کو 14' مسلم لیگ (ن) کو 7' نیشنل الائنس کو 2 اور مجلس عمل کو 2 نشستیں ملیں گی-

بجلی مہنگی کرنے کی اجازت نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے بجلی کی پیداواری لاگت کے سہ ماہی جائزے کی بنیاد پر واپڈا کو بجلی کے نرخوں میں 6 پیسے فی یونٹ اضافہ کی اجازت دے دی ہے-

جنگ کا خطرہ ٹل گیا پاکستان بھارت کی جانب سے سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کے فیصلے سے دوطرفہ کشیدگی میں کمی آئے گی بی بی سی کا کہنا ہے کہ ابھی یہ واضح نہیں کہ افواج کی واپسی کب شروع ہوگی- عالمی میڈیا کے مطابق کشیدگی میں کمی سے جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے- بھارت کو کئی مسائل درپیش تھے فوج کا مورال گر چکا تھا- امریکہ' برطانیہ یورپی یونین اور چین نے سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت اب مذاکرات شروع کریں-

گھریلوں صارفین کیلئے بجلی کے نئے ریٹ

نیپرا کی طرف سے بجلی کی قیمت میں 6 پیسے اضافے کی واپڈا کو اجازت ملنے سے گھریلو صارفین کیلئے بجلی کے ریٹ اس طرح ہونگے-

یونٹ	پرانے	نئے
100 یونٹ تک	2.49	2.55
101 سے 300 تک	3.38	3.44
301 سے ایک ہزار تک	5.67	5.73
ایک ہزار سے زائد	6.89	6.95

آلودگی میں کمی لائیں تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ آلودگی میں کمی لاکر دل اور پھیپھڑوں کے امراض سے ہونے والی اموات میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے- ڈبلن میں 1990ء میں کوئلے پر پابندی لگی جس کے بعد ان امراض سے مرنے والوں کی تعداد میں حیرت انگیز حد تک کمی ہوگئی بی بی سی کے مطابق ہالینڈ میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق مرکزی شاہراہ کے قریب رہنے والوں میں ان بیماریوں سے ہلاک ہونے کا امکان دوگنا ہوجاتا ہے- یہ نتیجہ آئرلینڈ اور ہالینڈ میں دو تحقیقات کے بعد اخذ کیا گیا کہ ماحول انسانی صحت پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے-

ذہنی دباؤ اور دل کے دورے کا تعلق نیویارک میں تحقیق دانوں نے ذہنی دباؤ اور دل کے دورے کا آپس میں تعلق ڈھونڈ نکالا ہے- رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ذہنی دباؤ سے خون کی شریانیں متاثر ہوتی ہیں- ذہنی دباؤ سے بچنے کی صورت میں دل کے دورے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں- سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق مچھلی کے تیل کے استعمال سے ذہنی دباؤ میں کمی واقع ہوتی ہے- روزانہ ایک گرام مچھلی کا تیل ذہنی دباؤ کے ساتھ سردرد' سر کے بوجھل پن اور نیند کی کمی کے اثرات کو بھی انتہائی کم کرتا ہے- البتہ مچھلی کا تیل پیٹ میں گیس کی شکایت پیدا کرتا ہے- ماہرین کے مطابق ذہنی دباؤ والی جاب کرنے والوں میں دل کے ہاتھوں مرنے والوں کا امکان نسبتاً دوگنا ہوتا ہے-

شمالی کوریا کو ایٹمی مواد دینے کا الزام امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق پاکستان نے 1997ء میں ایک خفیہ معاہدے کے تحت شمالی کوریا کو ایٹمی سازوسامان فراہم کیا تھا- جس کے بعد یہ کمیونسٹ ملک اپنا ایٹمی پروگرام جاری رکھنے کے قابل ہوگیا- اخبار نے لکھا ہے کہ روس اور چین بھی ٹیکنالوجی فراہم کرنے والوں میں شامل ہیں- پاکستان نے جواب میں شمالی کوریا سے میزائل حاصل کئے- پاکستانی ترجمان نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ رپورٹ غلط ہے پاکستان نے کبھی کسی ملک کو ایٹمی مواد یا ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی-

جہاد مشن کی سازش کا الزام فلوریڈا میں ایک پاکستانی نژاد امریکی نوجوان عمران مہندی کو جہاد "مشن" کے تحت جنوبی فلوریڈا میں تباہ کن کارروائیوں کی سازش کے الزام میں 140 ماہ یعنی قریباً بارہ سال قید کی سزا دی گئی ہے- عدالت امریکی نژاد پاکستانی عمران کے ساتھی شعیب موسیٰ کو پہلے ہی 4-اکتوبر کو پانچ سال قید کی سزا سنا چکی ہے- حکام کا کہنا ہے کہ یہ امریکہ اور دیگر مغربی طاقتوں سے مطالبات منوانے کیلئے مختلف تنصیبات کو تباہ کرنے کے پروگرام بنا رہے تھے-

دہشت گردوں کا برطانیہ کی طرف رخ

برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ دہشت گرد برطانیہ کا رخ کرسکتے ہیں- ان کے حملوں کا ہر چیلنج قبول کرنے کیلئے تیار ہیں-

پرسنل کمپیوٹر امریکی سافٹ ویئر کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ پرسنل کمپیوٹر اور عام استعمال میں آنے والے آلات کہیں زیادہ کمپیٹیبل ہوجائیں گے- نئی ٹیکنالوجی کو ہائی میٹ کا نام دیا گیا ہے- پی سی سے باآسانی میوزک اور تصاویر باہمی طور پر ٹرانسفر کی جاسکیں گی-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61